© rasailojaraid.com

”بس یہ حکم دیتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۲)قَالَ كَذَلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔(آل عمران: ۴۷)

”فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب، کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)

”جواب ملا، ”ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے“ (سید مودودی)

”بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۳)إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔(النحل: ۴۰)

”جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے“ (احمد رضا خان)

(رہا اس کا امکان تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم دیں ”ہو جا“ اور بس وہ ہو جاتی ہے۔ (سید مودودی)

”تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۴)مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُون۔(مریم: ۳۵)

”اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جاؤ وہ فوراً ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)

”اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا ہونا لائق نہیں، وہ تو بالکل پاک ذات ہے، وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتا ہے“ (فتح محمد جالندھری)

”تو وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۵)إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُون۔(یٰس: ۸۲)

”وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے“ (محمد جوناگڑھی)

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔(احمد رضا خان)

”وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے“ (سید مودودی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آخر الذکر ترجمہ میں ایک اور خامی ہے، وہ یہ انما .أمرہ .کا ترجمہ کیا ہے ’’اس کا کام بس یہ ہے‘‘ یہ ترجمہ لفظ کے لحاظ سے بھی اور شان خداوندی کے لحاظ سے بھی مناسب نہیں ہے، اس کے بجائے ہونا چاہئے ’’اسے بس یہ حکم دینا ہوتا ہے‘‘

’’تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے‘‘ (امانت اللہ اصلاحی)

(٦)ہُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ فَإِذَا قَضَی أَمْراً فَإِنَّمَا یَقُولُ لَہُ کُن فَیَکُونُ۔(غافر: ٦٨)

’’وہی ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے‘‘ (احمد رضا خان)

’’وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے، پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے‘‘ (محمد جوناگڑھی)

’’تو وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے‘‘ (امانت اللہ اصلاحی)

(٧)إِنَّ مَثَلَ عِیْسَی عِندَ اللّہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہُ مِن تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَہُ کُن فَیَکُونُ۔(آل عمران: ٥٩)

’’عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے‘‘ (احمد رضا خان)

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا! پس وہ ہو گیا!‘‘ (محمد جوناگڑھی)

’’عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا تو وہ (انسان) ہو گئے‘‘ (فتح محمد جالندھری)

توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہ ماضی کی روداد ہے، اس کے پیش نظر پہلا ترجمہ اس لیے درست نہیں ہے کہ ماضی میں ہونے کا لحاظ نہیں کیا گیا اور جو ترجمہ ہر جگہ کیا وہی یہاں بھی کر دیا۔ موخر الذکر دونوں ترجمے واضح طور سے فیکون کے بجائے فکان کے ہیں۔ مولانا امانت اللہ اصلاحی حسب ذیل ترجمہ کرتے ہیں:

’’پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہونے لگا، یا ہو رہا تھا‘‘

(٨)وَہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُولُ کُن فَیَکُونُ۔(الانعام: ٧٣)

’’اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے اور جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی‘‘ (احمد رضا خان)

’’وہی ہے جس نے آسمان و زمین کو بر حق پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا کہ حشر ہو جائے اسی دن وہ ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے گا"۔ (سید مودودی)

یہ آیت زمانہ مستقبل سے تعلق رکھتی ہے، اس کا ترجمہ مولانا امانت اللہ اصلاحی حسب ذیل کرتے ہیں:

"اور جس دن وہ کہے گا ہو جا تو وہ ہونے لگے گا، یا ہو رہا ہو گا" (امانت اللہ اصلاحی)

مفسرین کا عام طور سے خیال یہ ہے کہ **کن فیکون** کی تعبیر یہ بتانے کے لئے آئی ہے کہ اللہ جسے ہونے کا حکم دیتا ہے وہ فورا ہو جاتا ہے۔ جب کہ **فیکون** کا انتخاب یہ بتاتا ہے کہ اس تعبیر کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی چیز کے ہونے کے لئے اللہ کا حکم دینا کافی ہوتا ہے۔

نئی زمینوں کی تلاش

(فلسفہ سائنس، سماجیات اور چارلس پرس کے مقالات کا انتخاب)

اردو ترجمہ: عاصم بخشی

حصہ اول: ٥جدید طبعی سائنس کی مابعد الطبیعیاتی بنیادیں ٥طبیعی علوم میں ریاضی کی غیر معقول تاثیر ٥سائنس کی، مادیت پسندی سے رہائی ٥مسئلہ شعور کا آمنا سامنا ٥سیکولر ثقافت میں خدا پرست فلسفی ٥تعلیم کا خاتمہ: امریکی یونیورسٹی کا انشقاق ٥علم سماجیات: دعوت نامے کی باز طلبی؟

حصہ دوم: ٥چارلس پرس اور اس کی تعریف فلسفہ ٥تہذیب کی تاریخ میں عصر حاضر کا مقام ٥سائنسی فلسفہ: چند توضیحات ٥تنصیب اعتقاد: اعتقادات کا استحکام کیسے ممکن ہے؟ ٥اپنے تصورات کو کیسے واضح کریں؟

صفحات: ۳۴۰۔ قیمت: ۶۵۰ روپے

ناشر: اردو سائنس بورڈ لاہور 042-99205969,99205676

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حالات وواقعات

ابو عمار زاہد الراشدی

ناموس رسالت کا مسئلہ اور مغرب

مسلمانوں کا ایمانی جذبہ بالآخر رنگ لایا اور ہالینڈ (نیدرلینڈز) کی حکومت نے گستاخانہ خاکوں کے ان مجوزہ نمائشی مقابلوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا جو دس نومبر کو وہاں کی پارلیمنٹ میں منعقد کرائے جانے والے تھے۔ نیدرلینڈز پارلیمنٹ کے اپوزیشن لیڈر اور پارٹی فار فریڈم کے سربراہ گرٹ ولڈرز (Geert Wilders) کی طرف سے اس مجوزہ نمائش کی منسوخی کی اطلاع سے یہ وقتی مسئلہ تو ختم ہو گیا ہے جس پر اس کے خلاف احتجاجی مہم میں حصہ لینے والے تمام شخصیات، ادارے، حکومتیں اور جماعتیں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مگر اصل مسئلہ ابھی باقی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کو بین الاقوامی سطح پر جرم قرار دلوانے کے لیے قانون سازی ضروری ہے جو ظاہر ہے کہ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی اداروں کے ماحول میں ہی ہو گی اور اس کے لیے اسلامی تعاون تنظیم (آرگنائزیشن آف اسلامک کواپریشن) کو اساسی کردار ادا کرنا ہوگا۔

وزیر اعظم عمران خان نے اس موقع پر ایوانِ بالا میں خطاب کرتے ہوئے گستاخانہ خاکوں کے مقابلوں کو ناقابل برداشت قرار دیا اور معاملہ کو اقوام متحدہ میں اٹھانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں مغربی ذہنیت کو جانتا ہوں، وہاں کے عوام کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی، عوام کی بڑی تعداد کو اندازہ ہی نہیں کہ ہمارے دلوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتنا پیار ہے، انہیں نہیں پتا کہ وہ ہمیں کس قدر تکلیف دیتے ہیں، اور وہ آزادئ اظہار کے نام پر اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ دنیا کو بتانا چاہیے کہ جیسے ہولوکاسٹ سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، گستاخانہ خاکوں سے وہ ہمیں اس سے کہیں زیادہ تکلیف دیتے ہیں۔ عمران خان نے کہا کہ اس معاشرے میں فتنہ اور جذبات بھڑکانا بہت آسان ہے، مغرب میں وہ لوگ جو مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں، ان کے لیے یہ بہت آسان بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حکومت میں یہ کوشش کریں گے کہ او آئی سی (آرگنائزیشن آف اسلامک کواپریشن) کو اس پر متفق کریں، اس چیز کا بار بار ہونا مجموعی طور پر مسلمانوں کی ناکامی ہے، گستاخانہ خاکوں کے معاملے پر او آئی سی کو متحرک ہونا ہوگا اور اسے اس معاملے میں کوئی پالیسی بنانی چاہیے۔ یہ دنیا کی ناکامی ہے، مغرب میں لوگوں کو اس معاملہ کی حساسیت کا اندازہ نہیں، لہٰذا مسلم دنیا ایک چیز پر

© rasailojaraid.com